السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد کی خطابت کےلیے موجودہ زمانے میں کیا کوئی علمی معیار ہونا چاہیے یا نہیں ؟ ایسا آدمی جو نہ تو کسی مدرسہ کا پڑھا ہوا ور نہ ہی اس نے باقاعدہ کسی معلم سے دین کا علم سیکھا ہو، حتی کہ دنیاوی تعلیم بھی حاصل نہ کی ہو، خطابت کے فرائض انجام دے سکتا ہے ؟

ایک صاحب جو سکول میںساتویں یا آٹھویں جماعت تک پڑھ سکے اور غالباً اس نے دینی تعلیم بالکل حاصل نہیں کی، ترجمہ قرآن تک نہیں جانتے، پشہ کے اعتبار سے درزی (ٹیلر ماسٹر) تھے ۔ تقریباً ۵ برس سعودی عرب میں اسی حیثیت سے ملازمت بھی کرتے رہے ابتدائً کچھ عرصہ تبلیغی جماعت کے ساتھ مسلک رہے ہیں اس لیے کچھ بول سکتے ہیں آج کل ایک مسجد کے خطیب بن بیٹھے ہیں ۔ کیا ایسے شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنا اور انھیں خطابت کی ذمہ داری سونپنا درست ہے ؟ جو لوگ اس کام میں ان کے مدو معاون ہیں ان کے بارے اور خود خطیب موصوف کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے ؟ نماز کی امامت کےلیے پہلی شرط قرآن کا زیادہ جاننا ہے کیا ایک حافظ قاری کی موجودگی میں ایک جاہل شخص کا از خود امامت کےلیے آگے بڑھنا اور امامت کا فریضہ ادا کرنا درست ہے ؟

کافی عرصہ پہلے ایک خطیب صاحب سے یہ روایت سنی تھی کہ ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وعظ کرتے سنا تو اس سے دریافت کیا کہ کیا تم ناسخ ومنسوخ کا علم جانتے ہو؟ جواباً اس نے نفی کا اظہار کیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ : '' وعظ نہ کرو خود بھی گمراہ ہوگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کروگے ۔ ''کیا یہ روایت درست ہے ؟ حوالہ درکار ہے ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نااہل لوگ خطابت وامامت کے قطعاً حقدار نہیں صحیح حدیث میں ہے:

'اِذَا وُسِّدَ الاَمرُ اِلٰی غَیرِ اَہلِہٖ ، فَانتَظِرِ السَّاعَۃَ ۔'

''یعنی '' معاملات جب نااہل لوگوں کے سپرد کردیے جائیں، تو قیامت کا انتظار کرنا چاہیے ۔

اس کے ہم معنی اور بھی بہت ساری روایات ہیں، جو کتب احادیث کی طرف مراجعت سے بآسانی دستیاب ہو سکتی ہیں ۔ اہلِ علم کے لائق نہیں کہ جاہلوں کےلیے مدو معاون بنیں ۔ ورنہ اس جرم میں وہ بھی شریک کار سمجھے جائیں گے ۔ اہل کی موجودگی میں نااہل کو فرائض کی ادائیگی کےلیے آگے کرنا امانت میں خیانت ہے، جو جرم عظیم ہے ۔ قرآن میں ہے :

اِنَّ اللّٰہَ یَامُرُکُم اَن تُؤَدُّوا الاَمَانَاتِ اِلٰی اَہلِہَا

'' ا تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو۔ ''

اہل کی موجودگی میں نااہل کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھنی چاہیے ۔ بصورت دیگر منتظمین ومعاونین حضرات سب کے سب عدالتِ الٰہی میں جوابدہ ہوں گے ۔ خطرہ ہے کہ کہیں نمازیں ضائع نہ ہو جائیں ۔ پھر علماء کے بھی لائق نہیں کہ جرم یا گناہ ہوتا دیکھ کر خاموشی اختیار کریں ۔ قیامت کے دن ہر آدمی سے اس کی ذمہ داری کی بازپرس ہوگی ۔ ا رب العزت ہم میں فہمِ دین پیدا فرما کر فرائض کی ادائیگی کی کما حقہ توفیق بخشے ۔ آمین! حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول (علامہ بدرالدین زرکشی کی کتاب ''البرھان فی علوم القرآن '' میں موجود ہے ۔ ملاحظہ ہو! (۳۴/۲

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ : 377

محدث فتویٰ